TEHQEEQI PAMPHLET NO. 3

گانا بَجانا بَند کَرو

تم مسلمان ہو!

ABDE MUSTAFA

About Abde Mustafa Official

Abde Mustafa Official, Ek Team Ahle Sunnat Wa Jama'at Se Jiska Maqsad Quraano Sunnat Ki Khidmat, Ilme Deen Ki Isha'at Aur Islaahe Ummat

Website : abdemustafaofficial.blogspot.com

Email : Abdemustafa78692@gmail.com

Mobile no. : +919102520764 (WhatsApp, Telegram)

Follow us on Facebook, Instagram, Twitter and Subscribe our YouTube Channel
(Search "Abde Mustafa Official" to find us)

Abde Mustafa Social Media Team

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں سب سے بہترین امت میں پیدا فرمایا اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو ہمارے بیچ بھیجا تاکہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جائیں، نفرت کا گھر گرا کر محبت کا محل بنائیں، برائیوں کو چھوڑ کر اچھائیوں کو گلے لگائیں اور ہماری کسی سے دوستی یا دشمنی صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم جب اس دنیا میں تشریف لائے تو ہر طرف برائی، ظلم اور دہشت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا، لوگوں کے عقائد، نظریات اور اعمال کا بہت برا حال تھا اور انھیں سیدھے راستے پر لانا، برائی اور اچھائی کی پہچان سیکھانا، زندگی کا اصل مقصد بتانا کوئی آسان کام نہ تھا لیکن بہت ہی قلیل وقت میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے تمام لوگوں کو ایک اسلام کی رسی تھمائی اور ایسی مثال قائم فرمائی کہ اس کی نظیر دکھانا تو دور کی بات کوئی الفاظ کے ذریعے اس کی تعریف بیان بھی نہیں کر سکتا۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا مبارک زمانہ بہت اچھا اور خیر والا تھا، اس کے بعد صحابہ کا زمانہ بھی ایسا ہی رہا لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، حضور علیہ السلام کے زمانے سے دور ہوتا گیا، جہالت بڑھنے لگی اور کئی فتنوں نے سر اٹھانا شروع کیا حتی کہ موجودہ دور ہماری نظروں کے سامنے ہے جس میں ہم ہر دن نئے نئے فتنوں کو دیکھ رہے ہیں۔

دیگر کئی فتنوں کی طرح ایک یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے شمار چیزیں ایسی آ گئی ہیں جو غیروں کی ہیں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم ایسی چیزوں کو پسند بھی کر رہے ہیں۔
یہودیوں، نصرانیوں، ہندوؤں اور انگریزوں کے بیچ رہ کر مسلمانوں پر ان کا کافی اثر ہوا ہے؛ جی ہاں! جب سے مسلمانوں نے ان کی صحبت اختیار کی ہے تب سے ہمارے چال چلن میں کثیر تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کھانے کا طریقہ، سونے کا طریقہ، قضائے حاجت کا طریقہ، شادیوں کا طریقہ، ہمارے لباس، گھر، کھانے، یہاں تک کہ چہرے کی سجاوٹ بھی غیروں کی طرز پر ہے۔
(اللہ رحم فرمائے)

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد گانے بجانے جیسی خطرناک بلا کے چپیٹ میں ہے۔ مسلمانوں نے گانے بجانے کو اس قدر اپنے بیچ شامل کر رکھا ہے کہ جیسے مانو اپنا ساتھی بنا لیا ہو لیکن انھیں یہ نہیں پتہ کہ یہ ساتھی انھیں کہاں لے جا کر چھوڑے گا!
بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ بہت سے لوگ اب گانے بجانے کو برا ہی نہیں سمجھتے! شادی ہو یا ولیمہ، عقیقہ ہو یا مہندی کی رسم، ختنہ ہو یا اور کوئی محفل، گانے بجانے کے بنا تو مکمل ہی نہیں ہوتی اور اگر کوئی اسے چھوڑ دے تو جاہلوں کی طرف سے عجیب عجیب طعنے دیے جاتے ہیں جسے ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں لہذا بتانے کی ضرورت نہیں۔
ہمارے شہر میں تو کئی جگہ یہ دیکھا گیا اور سننے کو ملا کہ جو بارات میں باجا لے کر نہیں آتا اس کے بارے میں یہ تک کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ سُنی نہیں ہے۔ کیا سنیت کی پہچان اب گانا بجانا رہ گئی ہے؟

ہم اس نیت سے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کی اصلاح ہو جائے اور ان کے دل میں ہماری بات اتر جائے، گانے بجانے کے نقصانات بیان کر رہے ہیں لہذا گزارش ہے کہ قرآن و سنت کے فرامین ملاحظہ فرمائیں اور اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو (جاؤ) اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

(البقرہ:208)

دیکھیے! قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بالکل واضح طور پر فرمایا کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیوں کہ بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور گانا بجانا شیطان کا طریقہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان نے سب سے پہلے نوحہ کیا اور گانا گایا۔

(تفسیرات احمدیہ، ص601 بہ حوالہ گانے بجانے کی ہولناکیاں۔ و فردوس الاخبار، ج1، ص34، حدیث42 بہ حوالہ ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل2018)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام اپنی سریلی آواز میں حمد پڑھتے (یعنی اللہ کی پاکی اور تعریفیں بیان کرتے) تھے تو پہاڑ وجد میں آ جاتے، پرندے اڑتے اڑتے گر پڑتے، جانور جنگلوں سے نکل آتے، پیڑ جھومنے لگتے، بہتا پانی رک جاتا، جنگلی جانور ایک ایک مہینے تک کھانا پینا چھوڑ دیتے اور چھوٹے بچے دودھ مانگنا اور رونا چھوڑ دیتے! جب شیطان نے یہ سب دیکھا تو بہت پریشان ہوا اور بانسری اور طنبورہ بنایا اور خوب گایا بجایا؛ اس سے ہوا یہ کہ لوگ دو گروہوں (گروپوں) میں تقسیم ہو گئے، جو اچھے لوگ تھے وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے شیدائی ہوئے اور جو برے لوگ تھے وہ شیطان کے ساتھ گانے بجانے لگے۔

(کشف المحجوب مترجم، ص740، 741 بہ حوالہ گانے بجانے کی ہولناکیاں۔ و ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل 2018)

غور کیجیے! گانا بجانا کس کا کام ہے اور خود سے فیصلہ کیجیے کہ کیا ہمیں مسلمان ہو کر ایسے کام کرنے چاہییں؟ کیا ہمیں شیطان کے قدموں پر چلنا چاہیے؟ ایک مسلمان کا جواب ہر بار یہی ہونا چاہیے کہ نہیں، ہر گز نہیں۔

گانا سننے سے انسان کے دل میں نفاق بھی پیدا ہوتا ہے چناں چہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ کھیل (فضول کھیل کود) اور گانے کی آواز دل میں نفاق پیدا کر دیتی ہے جس طرح پانی گھاس اگا دیتا ہے۔

(در مختار، ج5، ص352 بہ حوالہ فتاوی اتراکھنڈ۔ و فتاوی رضویہ شریف، ج24، ص84)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ حیا کو کم کرتے ہیں، شہوت کو ابھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے برابر ہے، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔

(تفسیر در منثور، ج6، ص506 بہ حوالہ ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل2018)

گانے بجانے کے دنیاوی نقصانات تو اپنی جگہ ہیں ہی لیکن آخرت میں بھی اس گناہ پر شدید عذاب ہوگا، چناں چہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو گانے والی کے پاس بیٹھے اور کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ (پگھلا کے) انڈیلے گا۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج51، ص263 بہ حوالہ ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل2018)

گانے بجانے کے اور بہت سارے نقصانات ہیں جن میں سے چند ہم نے بیان کیے اور اہل عقل کے لیے اتنے ہی کافی ہیں اور خلاصہ یہی ہے کہ گانا بجانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

ایک اور ضروری بات ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آج کل جو گانے سنے جاتے ہیں وہ آپ کے ایمان کو بھی برباد کر سکتے ہیں! مسلمانوں کے لیے غور کا مقام ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ گانے تمھیں کافر بنا دیں۔ (معاذاللہ)

اکثر فلمی گانوں میں ایسے اشعار ہوتے ہیں جنھیں گنگنانے یا پڑھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے! سارے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں، بیوی سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے! اگر بنا توبہ کیے مر جائے تو کافر کی موت مرتا ہے۔ (معاذاللہ) ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ گانوں میں کفریہ کلمات ہوتے ہیں اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جسے "صریح کفر" کہا جاتا ہے یعنی اگر آپ نے وہ اشعار پڑھے اور اگرچہ آپ کی نیت اور عقیدہ اس شعر کے مطابق نہ بھی ہو تو بھی آپ کافر ہو جائیں گے۔ ہم آپ کے سامنے کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں تاکہ آسانی سے سمجھ آ جائے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے کہ:
حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے،
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں؟ (معاذاللہ)

اس شعر میں صاف کہا جا رہا ہے کہ معاذاللہ "خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں" یہ جملہ کفر پر مبنی ہے کیوں کہ اس سے اللہ تعالی کے علم کا انکار ثابت ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالی دلوں کے وہ حال تک جانتا ہے جسے انسان خود اچھی طرح نہیں جانتا۔ مسلمانو! غور کرو کہ کس طرح تم اپنی زبان سے خوشی خوشی اللہ کی توہین کر رہے ہو!
ایسے اشعار گانے سے یا گنگنانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے، اس کی بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے اور جتنے نیک اعمال کیے تھے سب برباد ہو جاتے ہیں یعنی کوئی نیکی نہیں بچتی!

یہ خیال رہے کہ اگر لوگوں کی اصلاح کرنا مقصد نہ ہوتا تو کبھی ہم ان گندے گانوں کو بیان نہیں کرتے لیکن چوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو حقیقت پتہ چلے، اس لیے ہم یہاں کچھ گانوں کے کفریہ اشعار کی نشان دہی کر رہے ہیں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
جتنی پیاری آنکھیں ہیں، آنکھوں سے چھلکتا پیار،
قدرت نے بنایا ہوگا فرصت سے تجھے میرے یار (معاذاللہ)

اللہ تعالی مصروف (بزی) نہیں رہتا کہ اسے کسی کام کو فرصت نکال کر کرنا پڑے۔ اس کا ایک یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ اللہ تعالی نے جسے فرصت سے بنایا وہ خوبصورت ہے اور جسے جلدی میں بنایا وہ بدصورت ہے۔ استغفراللہ

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
پھولوں سا چہرہ تیرا، کلیوں سی مسکان ہے،
رنگ تیرا دیکھ کر، روپ تیرا دیکھ کے قدرت بھی حیران ہے (معاذاللہ)

اس شعر میں بھی اللہ تعالی کے لیے وہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ "قدرت بھی حیران ہے" اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اسے کسی اور نے بنایا ہے اسی لیے قدرت حیران ہے۔ اللہ ہمیں ایسے اشعار سننے سے بچائے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا،
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا! (معاذاللہ)

اس شعر میں گستاخی کی انتہا ہو گئی۔ یہ کہنا کہ "میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا" کیا ظاہر کرتا ہے کہ کسی اور خدا نے اسے بنایا ہے؟ کیا اللہ تعالی سوچتا ہے اور کیا وہ آسمان سے زمین پر دیکھتا ہے؟ یہ سارے جملے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں لیکن افسوس ان مسلمانوں پر جو ان گانوں کو سنتے اور گنگناتے ہیں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
رب نے مجھ پر ستم کیا ہے،
سارے زمانے کا غم مجھے دیا ہے! (معاذاللہ)

یہ کہنا کہ "اللہ نے مجھ پر ستم کیا ہے" اللہ تعالی کو ظالم کہنا ہے جو کہ صریح کفر ہے۔ اللہ تعالی جو کرتا ہے یا کرے گا وہ سب عدل و انصاف ہے، اس نے کسی پر ظلم و ستم نہیں کیا اور جو اسے ظالم کہے وہ کافر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں،
قسم خدا کی! خدا بن کے آپ رہتے ہیں (معاذاللہ)

یہاں تو محبوب کو خدا بنایا جا رہا ہے جو کہ کفر ہے۔ عشق مجازی کا بھوت گانا گانے والوں پر اس قدر سوار ہو چکا ہے کہ اپنا دین تک بھول بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ گانے بجانے سے فوراً توبہ کریں اور اپنے موبائل، کمپیوٹر وغیرہ سے گانوں کو مٹا دیں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
اب آگے جو ہو انجام دیکھا جائے گا،
خدا تراش لیا اور بندگی بھی کر لی! (معاذاللہ)

اس میں دو کفر ہیں، ایک یہ کہ خدا تراش لیا اور بندگی بھی کر لی!
میرے مسلمان دوستو اور بھائیو! کیا اب بھی آپ ان بے ہودہ گانوں کو سنیں گے اور گنگنائیں گے؟

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
سیپ کا موتی ہے تو یا آسمان کی دھول ہے،
تو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے! (معاذاللہ)

اس شعر میں کہا جا رہا ہے کہ "خدا کی بھول ہے" جو کہ کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے۔ سمجھ نہیں آتا کہ ایک مسلمان کس طرح ایسے اشعار کو سن سکتا ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
دل میں تجھے بٹھا کر، کر لوں گی بند آنکھیں،
پوجا کروں گی تیری، دل میں رہوں گی تیرے! (معاذاللہ)

اس شعر میں محبوب کی پوجا کرنے کی بات کی گئی ہے جو کہ کفر ہے!

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
ہائے! تجھے چاہیں گے،
اپنا خدا بنائیں گے! (معاذاللہ)

اس میں بھی مخلوق کو خدا بنانے کی بات کی گئی ہے جو کہ کفر ہے!

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
دل میں ہو تم، آنکھوں میں تم، بولو تمھیں کیسے چاہوں؟
پوجا کروں یا سجدہ کروں؟ جیسے کہو ویسے چاہوں! (معاذاللہ)

اس میں بھی مخلوق کو پوجنے کی بات ہے جو کہ کفر ہے! کسی کو چاہنے کا کیا یہی مطلب ہے کہ آپ اسے خدا بنا لیں اور اس کا سجدہ کرنا شروع کر دیں؟ یہ گانے آپ کو کس راہ پر لے کر جا رہے ہیں، ذرا غور کریں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
سزا رب جو دے گا وہ منظور ہم کو،
کہ اب ہم تمھاری عبادت کریں گے! (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ کے عذاب کو ہلکا سمجھا جا رہا ہے کہ جو بھی سزا ملے گی وہ ہمیں منظور ہے اور پھر غیر خدا کی عبادت کا ارادہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے!
کیا انسانی جسم میں یہ طاقت ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کو دعوت دے پھر کیا یہ جملہ ظاہر نہیں کرتا کہ آپ عذاب الٰہی کو ہلکا سمجھ رہے ہیں۔ اللہ کا خوف کریں اور گانے بجانے سے توبہ کریں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
یا رب تو نے دل توڑا میرا کس موسم میں؟ (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ تعالی پر اعتراض کیا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
کیسے کیسوں کو دیا ہے، ایسے ویسوں کو دیا ہے،
اب تو چھپڑ پھاڑ مولا، اپنی جیبیں جھاڑ مولا! (معاذاللہ)

اس شعر میں بھی اللہ تعالی پر اعتراض کیا گیا ہے کہ تو نے کیسوں کیسوں کو دیا ہے اور جیبیں جھاڑنے کا لفظ اللہ تعالی کے لیے؟ (معاذاللہ)

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
بے چینیاں سمیٹ کر سارے جہان کی،
جب کچھ نہ بن سکا تو میرا دل بنا دیا! (معاذاللہ)

اس شعر میں جو الفاظ ہیں "جب کچھ نہ بن سکا" اس سے اللہ تعالی کو بے بس قرار دیا گیا ہے جو کہ کھلا کفر ہے۔ کیا لوگوں کی مت ماری گئی ہے کہ ایسے گانوں کو سنتے ہیں اور پھر اتنا ہی نہیں، شادیوں، پارٹیوں میں بجاتے بھی ہیں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
دنیا بنانے والے! دنیا میں آ کر دیکھ،
صدمے سہے جو میں نے تو بھی اٹھا کر دیکھ! (معاذاللہ)

اس شعر میں بھی کفر ہے، یہ اللہ تعالی کی توہین ہے!
مسلمانو! تمھاری غیرت کو کیا ہو گیا ہے؟ کیوں تم اب بھی گانے سنتے ہو؟

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
دنیا بنانے والے! کیا تیرے من میں سمائی؟
کاہے کو دنیا بنائی؟ (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ تعالی پر اعتراض کیا گیا ہے جو کہ کفر ہے! اللہ تعالی جو بھی کرتا ہے اس میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں اگرچہ ہماری عقل کی رسائی وہاں تک نہ ہو سکے ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ اللہ تعالی پر اعتراض کرنا کہ یہ کیوں کیا، یہ نہیں کرنا تھا وغیرہ کفر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
اے خدا! ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی؟
تیرے پاس مٹی کم تھی یا تو نے رشوت کھائی! (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

مسلمانو! تمھارے سامنے اگر کوئی غیر مسلم اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کرے تو تم مرنے مٹنے کے لیے تیار ہو جاتے ہو لیکن یہ کیا ہوا کہ آج تمھارے گھروں میں ایسے گانے بجائے جا رہے ہیں جن میں کھلے عام اللہ تعالی کی توہین کی جا رہی ہے اور ہم اسے سن رہے ہیں۔
نوجوانو! تمھارے موبائل فون پر اس طرح کے سیکڑوں گانے موجود ہیں جنھیں تم بڑی شوق سے سنتے ہو؛ اللہ کے واسطے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو کہ تم کیا کر رہے ہو!

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
اس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پرانی ہے! (معاذاللہ)

اس میں جنتی حور کی توہین کی گئی ہے اور اللہ تعالی کی کسی نعمت کی توہین کفر ہے!

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
تجھ کو دی صورت پری سی، دل نہیں تجھ کو دیا،
ملتا خدا تو پوچھتا، یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟ (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ تعالی کو ظالم کہا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔ اللہ تعالی مسلمانوں کے حالات پر پر رحم فرمائے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
او میرے ربا ربا! یہ کیا غضب کیا؟
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا! (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ تعالی پر اعتراض کیا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے،
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے! (معاذاللہ)

جو شخص کسی مخلوق کی عبادت کرنے کی تمنا ظاہر کرے وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ یہ کفریہ اشعار ہمارے لیے زہر سے زیادہ خطرناک ہیں۔ ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
مجھے بتا او جہاں کے مالک! یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے؟
تیرے سمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رلا رہا ہے (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ تعالی پر اعتراض کیا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
ان کی کیا تعریف کروں میں؟
فرصت سے ہے رب نے بنایا! (معاذاللہ)

اس میں یہ الفاظ "فرصت سے ہے رب نے بنایا" کفریہ ہیں۔ اللہ تعالی اس سے پاک ہے کہ وہ مصروف ہو اور کسی کام کے لیے فرصت کا محتاج ہو۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
اے خدا، بہتر ہے یہ کہ تو چھپا پردے میں ہے،
بیچ ڈالیں گے تجھے یہ لوگ اس چکر میں ہیں! (معاذاللہ)

اس شعر میں اللہ تعالی کے لیے بہت غلط الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ شرم کا مقام ہے کہ ایسے الفاظ اللہ تعالی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
اب یہ جان لے لے یا رب، دو جہان لے لے یا رب،
یا ایمان لے لے یا رب.... یا خدا..... فنا فنا یہ دل ہوا فنا (معاذاللہ)

کیا کوئی مسلمان یہ چاہے گا کہ اس کا ایمان لے لیا جائے! اگر نہیں تو پھر ان گانوں کو ہم کیوں سن رہے ہیں؟ اس میں یہ جملہ "ایمان لے لے یا رب" قابل غور ہے۔ ایک مسلمان کے لیے اس کے ایمان سے بڑی دولت کیا ہو سکتی ہے۔ یہ گانے آپ کے ایمان کے لیے بہت خطرناک ہیں لہذا جتنی جلدی ہو سکے سنبھل جائیں۔

ایک گانے میں شعر ہے:
جب سے تیرے نینا میرے نینوں سے لاگے رے،
رب بھی دیوانہ لاگے رے! (معاذاللہ)

اس گانے میں اللہ تعالی کو بھی دیوانہ کہا جا رہا ہے اور اللہ تعالی کو دیوانہ کہنا کفر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
محبت کی قسمت بنانے سے پہلے،
زمانے کے مالک تو رویا تو ہوگا! (معاذاللہ)

اللہ تعالی اس سے پاک ہے کہ روئے اور جو ایسا کہتا ہے وہ کافر ہے۔ اس قسم کی باتیں اللہ تعالی کے بارے میں ایک کم پڑھا لکھا مسلمان بھی نہیں کرے گا لیکن یہ گانے ہیں کہ آج کئی مسلمان بڑے شوق سے یہ باتیں اپنی زبان پر لا رہے ہیں۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
میں پیار کا پجاری، مجھے پیار چاہیے،
رب جیسا ہی سندر میرا یار چاہیے! (معاذاللہ)

پیار کی پوجا کرنا کفر ہے اور اللہ تعالی کی طرح کسی اور کو کہنا بھی کفر ہے۔

ایک گانے میں یہ شعر ہے:
اگر ملے خدا تو، تو پوچھوں گا خدایا،
جسم مجھے دے کے مٹی سا، شیشے سا دل کیوں بنایا (معاذاللہ)

اس شعر میں بھی اللہ تعالی پر اعتراض کیا گیا ہے کہ "کیوں بنایا" یہ کفر ہے اور جتنے بھی اشعار ہم نے بیان کیے، سب میں کچھ نہ کچھ کفر ہے۔ ان کے علاوہ لاکھوں اشعار ہیں جسے لوگ بڑے شوق سے سنتے ہیں، ہم نے کچھ بیان کیے ہیں تاکہ مسلمان سمجھ سکیں۔

جو ان کفریہ گانوں کو دلچسپی سے سنے یا پڑھے وہ کافر ہو گیا اور اس کے تمام نیک اعمال برباد ہو گئے، ساری نیکیاں ختم ہو گئیں، شادی شدہ تھا تو نکاح بھی گیا، مرید تھا تو بعیت بھی ختم اور اب اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور تجدید نکاح بھی کرے اور پھر مرید بنے۔

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری، حضرت علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس طرح کے (صریح) کفریہ اور بے ہودہ اشعار کوئی گائے (پڑھے) تو وہ کافر ہے اگرچہ وہ یہ کہے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں؛ کفر بکنے کے بعد یہ بہانا کام نہیں دے گا۔ اسی لیے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ علم دین حاصل کرے، کفر و اسلام کو پہچانے، ضروریات دین و اہل سنت کو سمجھے تاکہ ایسی غلطی نہ ہونے پائے۔

(ملتقطاً: فتاوی شارح بخاری، ج1، ص258۔ و انظر: فتاوی مرکز تربیت افتا)

جاگنا ہے جاگ لو افلاک کے سائے تلے،
حشر تک سوتے رہو گے خاک کے سائے تلے!

اللہ تعالی ہمیں تمام برائیوں سے بچائے اور دوسروں کو برائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی توفیق عطا فرمائے۔
(آمین)

سوال : اگر کوئی مسلمان ان گانوں کو گاتا ہے لیکن اس کی نیت اور عقیدہ ویسا نہیں ہے جیسا گانے میں ہے تو کیا وہ کافر ہو جائے گا اور اگر ہاں تو کیوں؟

جواب : صریح کفر پر مشتمل یہ اشعار پڑھنے سے وہ ضرور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے کیوں کہ کفر صریح میں جہالت کا عذر قابل قبول نہیں ہے۔
اسے یوں سمجھیں کہ یہ کفر ایک آگ ہے اور آپ اس میں نیت کر کے ہاتھ ڈالیں یا بغیر نیت کے، دونوں صورتوں میں ہاتھ جلے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ ہاتھ ڈالنے سے پہلے یہ کہیں کہ میں نیت کرتا ہوں ہاتھ جلانے کی اور پھر آگ میں ہاتھ ڈالیں تو ہی جلے گا۔ اسی طرح کفر ہے کہ آپ نے انجانے میں ہی کہا ہو لیکن وہ کفر ہے۔ پہلی غلطی تو یہی ہے کہ آپ نے علم حاصل نہیں کیا اور یہ نہیں جانا کہ عقائد کیا ہیں اور کون سی باتیں کفر ہیں۔ واللہ اعلم

سوال : اگر کوئی ایسے گانے سنے جو کفریہ اشعار پر مشتمل نہ ہوں تو کیا وہ کافر ہو جائے گا؟

جواب : نہیں، کافر نہیں ہوگا لیکن گانے سننا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ گانے سننے کے بہت سے نقصانات ہیں جن میں سے چند ہم نے اس رسالے میں بیان کیے ہیں۔ اگر کوئی ایسے گانے سنتا ہے جن میں کفریہ اشعار نہیں تو بھی گنہگار ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ کوئی ایسا گانا بھی سن لے جس میں کفریہ اشعار ہوں اور اسے معلوم نہ ہو یا وہ تمیز نہ کر سکے۔ گانے سننے کی کسی طرح اجازت نہیں ہے اور پھر یہ بڑی عجیب بات ہے کہ چھانٹ چھانٹ کر گانے سنے جائیں یعنی کفریہ اشعار والوں کو الگ کیا جائے، یہ تو ایسا ہے کہ حرام کو چن چن کر کھایا جائے۔

سوال : شادی بیاہ میں گانا بجانا عام ہو چکا ہے، اب اس کی روک تھام کیسے کی جائے؟

جواب : شروعات اپنی اور اپنے بچوں کی شادی سے کی جائے اور جن کے یہاں گانا بجانا ہوتا ہے ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ جہاں گانا بجانا دیکھیں وہاں دعوت میں شرکت نہ کریں چاہے وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ علما کو بھی چاہیے کہ ایسی دعوت میں بالکل نہ جائیں اور گانے بجانے والوں کو جہاں تک ہو سکے سمجھائیں اور اگر نہ سمجھیں تو ان کے گھر مکمل طور پر آنا جانا بند کر دیا جائے چاہے کسی کی شادی ہو یا وفات۔ یہ کام ایک کمیٹی بنا کر کیا جانا چاہیے جس میں علاقے کے ذمے داران مل بیٹھ کر قانون بنائیں اور گانے بجانے والوں پر سختی کریں کیوں کہ نرمی سے ہر کام نہیں ہوتا۔

Our Other Pamphlets

Azaan -e- Bilal Aur Suraj Ka Nikalna
Ghaire Sahaba Mein Radiallaho Ta'ala Anho Ka Istemal
Shabe Meraj Huzoor Ghause Paak
Sarkar Ka Hulya Mubarak
Shabe Meraj Nalain Arsh Par
Bahaar -e- Tehreer (5 Parts)
Hazrate Bilal Ka Rang Kaala Nahin Tha
Furooyi Ikhtelafaat Rahmat Hain
Hazrate Bilal Ke Islam Laane Ka Waqiya
Gaana Bajana Band Karo (Hindi, Roman Urdu)
Muqarrir Kaisa Ho?
Hazrate Owais Qarni Ke Daant
Allah Ta'ala Ko Uparwala Ya Allah Miyan Kehna Kaisa?

Available in four different languages.
(Urdu, Roman Urdu, Hindi and English)

More Pamphlets Coming Soon

Abdemustafaofficial.blogspot.com